گیتوں کے کیسٹ تیار کیے گئے ہیں جنہیں عوام میں بڑی پذیرائی نصیب ہوئی ہے۔

نوجوانوں کے اُمور

ڈایوسز کے تحت مسیحی نوجوانوں کے ۲۵ گروپ اور کیتھولک طلباء کی بین الاقوامی تحریک (آئی۔ایم۔سی۔ایس) کے ۱۵ گروپ منظم کیے گئے ہیں۔ اسی طرح مشہور تنظیم میجارک کے تحت دیہی نوجوانوں کے سات گروپ تشکیل دیے گئے ہیں۔

مزدور تنظیمیں

نوجوان مسیحی کارکنوں کی تنظیم وائی۔سی۔ڈبلیو نے ڈایوسز کے تحت مسیحی مزدوروں کے ۳۲ گروپ اور بھٹہ مزدوروں کے ۱۸ گروپ تشکیل دیے ہیں۔

شعبہ روزگار

لاہور ڈایوسز کے تحت قائم شدہ ''ایمپلائمنٹ سیل'' نے ساڑھے چار ہزار افراد کو ملازمتیں حاصل کرنے میں مدد دی، جبکہ ملازمت کے ۸۹۰۰ خواہش مندوں نے سیل میں اپنے نام رجسٹر کرائے۔ (روزنامہ ''جنگ''۔لاہور، ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۸ء)

اقلیتی کمیشن کے قیام کا مطالبہ:

''پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق'' سیکولر زاویہ نظر رکھنے والی تنظیم ہے، جو وطنِ عزیز کی اسلامی نظریاتی اساس کے حوالے سے اٹھائے گئے اقدامات سے اتفاق نہیں رکھتی۔ اِسی سیکولر زاویہ نظر کا نتیجہ ہے کہ کمیشن کو اقلیتوں کے بعض نمایاں افراد کی تائید و تعاون حاصل ہے۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۸ء کو جاری کردہ ایک پریس ریلیز میں کمیشن نے مستقل بنیادوں پر ''اقلیتی کمیشن'' قائم کرنے کا مطالبہ کیا، اور ''دینی نظریاتی'' حوالے سے رائج بعض قوانین اور اقدامات کی مخالفت کی ہے۔ ''پریس ریلیز'' کا متن یہ ہے۔

''پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق'' کے زیر اہتمام اقلیتی تنظیموں اور دوسری

غیر سرکاری تنظیموں کے قومی مشاورتی اجلاس میں اقلیتی کمیشن قائم کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔
اجلاس میں مختلف اقلیتی برادریوں اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ مجوزہ اقلیتی کمیشن کو ایک ایسے مستقل بااختیار ادارے کی صورت میں قائم کیا جائے جس کے فیصلے امتیازی سلوک کے خلاف نافذ ہو سکیں۔ اس کمیشن کو یہ اختیار بھی دیا جائے کہ وہ موجودہ قوانین اور روایات میں اقلیتوں کے بنیادی حقوق کی حفاظت کے لیے اصلاحات تجویز کرے۔

اجلاس میں مختلف تنظیموں کی مرتب کردہ مطالعاتی اور تحقیقی رپورٹوں کی روشنی میں اقلیتوں کو حاصل ہونے والے اور نہ حاصل ہونے والے سیاسی، قانونی، معاشی، سماجی اور مذہبی حقوق کی صورت حال کا جائزہ لیا گیا۔

اجلاس میں اس امر پر اتفاق رائے پایا گیا کہ جداگانہ انتخاب کا طریقہ زندگی کے تمام شعبوں میں اقلیتوں سے روا رکھے جانے والے امتیازی سلوک کی بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے۔ شرکاء نے مجوزہ پندرہویں آئینی ترمیم اور مستقبل میں کسی ایسی دوسری ترمیم کو مسترد کر دیا جو پاکستان کے تمام شہریوں کے مساوی سیاسی اور قانونی حقوق کے جمہوری اصول کو مجروح کرتی ہو۔ دستور اور ملکی قوانین پر ایسی جامع نظر ثانی کا مطالبہ کیا گیا جس کے نتیجے میں ایسی تمام دفعات کو ختم کر دیا جائے جو عقیدہ کی بنیاد پر امتیازی سلوک کے امکانات کو جنم دیتی ہیں۔

امتیاز پر مبنی قوانین مثلاً حدود آرڈیننس وغیرہ کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے اجلاس نے شادی اور بچوں کی پرورش اور سرپرستی جیسے معاملات میں اکثریت کے عقائد کی بنیاد پر موجودہ قوانین سے انحراف کا راستہ روکنے کے لیے فوری اقدامات کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

اجلاس میں اقلیتوں سے متعلق جن دیگر امور پر غور کیا گیا، ان میں بلدیاتی اداروں میں اقلیتی برادریوں کا کردار، تعلیمی اداروں میں کوٹہ سسٹم سے پیدا ہونے والے مسائل، سکول میں لازمی مذہبی تعلیم، تعلیمی اداروں اور جیلوں میں مذہبی تعلیم کی بنیاد پر دی جانے والی رعایات، تعلیمی اداروں کی اصل مالکوں کو واپسی اور ملازمتوں میں امتیازی سلوک شامل ہیں۔

اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اقلیتوں کے حقوق کے تحفظ، معلومات اور دستاویز کاری کو بہتر بنانے اور ہم خیال تنظیموں کے درمیان موثر رابطوں کو ممکن بنانے کے لیے مناسب

حکمت عملی تیاری کی جائے گی۔

متفرق

برطانیہ: ''اسلام کے ساتھ ایک نیا مکالمہ''

[برطانوی وزیر خارجہ جناب روبن کُک، نے ۸ اکتوبر ۱۹۹۸ء کو لندن میں قائم ''اسماعیلی سنٹر'' کا دورہ کیا۔ اِس موقع پر اُنھوں نے جو خطاب کیا، اِس کا خلاصہ اخبارات میں شائع ہو چکا ہے، مکمل متن کا اردو ترجمہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ برطانوی لیبر گورنمنٹ کا یہ پالیسی بیان ہے جس سے مغربی اور بالخصوص برطانوی سوچ کی واضح لفظوں میں عکاسی ہوتی ہے۔ مدیر]

میں بہت خوش ہوں کہ مجھے اسماعیلی برادری سے ملاقات کرنے اور آپ کا پُر شکوہ سنٹر دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ یہ اسلامی طرزِ تعمیر کا شاہکار ہے، اور لندن کے عین وسط میں یہ سب سے زیادہ حیرت انگیز مظہر ہے جو یاد دلاتا ہے کہ ہماری ثقافت کی جڑیں اپنی اصل میں یونانی اور رومی ہی نہیں، بلکہ اسلامی بھی ہیں۔ آج ہم جو کچھ ہیں، اور جس طرح سوچتے ہیں، اِسے بنانے میں اسلامی آرٹ، سائنس اور فلسفے نے مدد دی ہے۔ ہم جس طرح گنتے ہیں، اسے اسلامی اعداد نے متشکل کیا ہے۔

اسلامی دُنیا کے ساتھ ہم اپنے روابط بڑھا رہے ہیں۔ مغرب یہ بات یاد رکھنے کی لیے کوشاں رہے گا کہ ہماری ثقافت اسلام کی مرہون احسان ہے۔ چوں کہ ہماری نشو و نما ایک دوسرے سے بہت ہی دور رہ کر ہوئی ہے، اِس لیے مغرب اور اسلام کے درمیان غلط فہمی اور بد اعتمادی نے جنم لے لیا ہے۔

ہمارے اندر یہ استطاعت نہیں کہ یہ غلط فہمی قائم رہے۔ صرف اِس سے نہیں کہ بذاتہٖ یہ بات نادرست ہے کہ دو عظیم ثقافتیں ایک دوسرے کو اِس قدر غلط طور پر سمجھیں، بلکہ اِس لیے کہ جدید دُنیا میں ہمارے لیے اِس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں کہ باہم اکھٹے زندگی گزاریں اور کام کریں۔ جن چیلنجوں کا ہمیں سامنا ہے، یہ عالمی چیلنج ہیں۔ دُنیا بھر میں درجہ حرارت